اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اللہ اکبر — غلام احمد قادیانی

روزنامہ

الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

AL FAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ — ششماہی — سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۶	مورخہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ	یوم شنبہ	مطابق ۸ جنوری ۱۹۳۸ء	نمبر ۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بوجہ بخار اور جسم میں درد کے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؂

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؂

بعد نماز عصر خلیفہ ناصر الدین صاحب ایم اے خلف حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کا نکاح حمیدہ بیگم بنت سید عبد الحی صاحب آف منصوری کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ مہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا اللہ تعالیٰ مبارک کرے ؂

چودھری غلام حسین صاحب پنشنر معاون ناظر امور عامہ بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے ؂

مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب نے اپنے لڑکے مولوی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اُس نور کو ڈھونڈو جو یقین کی زبردست فوجوں کے ساتھ آسمان سے نازل ہوتا ہے

ہوگا ہوں سے بچنے کے لئے اس نور کی تلاش میں لگنا چاہیئے۔ جو یقین کی کرار فوجوں کے ساتھ آسمان سے نازل ہوتا اور ہمت بخشتا اور قوت بخشتا۔ اور تمام شبہات کی غلاظتوں کو دھو دیتا۔ اور دل کو صاف کرتا۔ اور خدا کی ہمسائیگی میں انسان کا گھر بنا دیتا ہے۔ پس افسوس ان لوگوں پر کہ بچوں کی طرح گرد و غبار میں کھیلتے اور کوڑیوں پر لیٹتے ہیں۔ اور پھر آرزو کرتے ہیں۔ کہ ہمارے کپڑے سفید رہیں۔ اور حقیقی نور کو تلاش نہیں کرتے اور پھر چاہتے ہیں۔ کہ ظلمت سے نجات پائیں۔ حقیقی نور کیا ہے؟ وہ جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا۔ اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے۔ اس نور کی ہر ایک نجات کے خواہشمند کو ضرورت ہے کہ کیونکہ جس کو شبہات سے نجات نہیں۔ اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں۔ جو شخص اس دنیا میں خدا کے دیکھنے سے بے نصیب ہے وہ قیامت میں بھی تاریکی میں گرے گا۔ خدا کا قول ہے۔ کہ مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی۔ اور خدا نے اپنی کتاب میں بہت جگہ اشارہ فرمایا ہے۔ کہ میں اپنے ڈھونڈنے والوں کے دل نشانوں سے منور کروں گا۔ یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔ اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلا دوں گا۔ یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جائیں گی۔ یہی باتیں ہیں۔ جو میں نے براہ راست خدا کے مکالمات سے بھی سنیں۔ پس میری روح بول اٹھی۔ کہ خدا تک پہنچنے کی یہی راہ ہے۔ اور گناہ پر غالب آنے کا یہی طریق ہے حقیقت تک پہنچنے کے لئے ضرور ہے۔ کہ ہم حقیقت پر قدم ماریں۔ فرضی تجویزیں اور خیالی منصوبے ہمیں کام نہیں دے سکتے۔ ہم اس بات کے گواہ ہیں۔ اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں۔ کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے۔ قرآن سے پایا۔ ہم نے اس خدا کی آواز سنی۔ اور اس کے پرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے۔ کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں۔ ہم نے اس نور حقیقی کو پایا۔ جس کے ساتھ سب ظلمانی پردے اٹھ جاتے ہیں۔ اور غیر اللہ سے

وصیّت

اس نام سے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اپنے والد حضرت سید ڈاکٹر عبدالستار صاحب مرحوم کی وصیت شائع کی ہے۔ اس میں اگرچہ حضرت شاہ صاحب مرحوم نے اپنے خاندان کو مخاطب کیا ہے۔ لیکن ہر احمدی اس کے مطالعہ سے یہ معلوم کرسکتا ہے کہ زندگی میں اس کے کیا جذبات ہونے چاہئیں اور سفر آخرت اختیار کرتے وقت اس قیمتی امانت کی طرف پس ماندگان کو کس طرح توجہ دلانی چاہیئے۔ اس کے علاوہ سورۂ فاتحہ کے مقاصد کے پیش نظر ہر مقصد کا عنوان مقرر کرکے دعاہائے ماثورہ نہائت عمدگی سے ترتیب دے کر ساتھ لگادی گئی ہیں۔ تاکہ دعا کرنے میں جس کی وصیت میں بہت تاکید کی گئی ہے سہولت رہے۔ ساتھ ہی ان دعاؤں کا عام فہم اردو ترجمہ بھی کردیا گیا ہے۔ اور اس طرح حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کی یادگار کے طور پر نہائت مفید مجموعہ عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بعض اصحاب نے اسے مفید پاکر خریدا تھا۔ چھوٹی تقطیع کی ۱۲۰ صفحہ کی کتاب ہے احباب احمدیہ بک ڈپو قادیان سے اس کی متعدد جلدیں منگا کر اپنے خاندان کے بڑوں اور چھوٹوں کو پڑھائیں اور دعائیں یاد کرائیں ؛

اخبار احمدیّہ

سپاس تعزیت

بہت سے احباب نے میرے والد ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب صوبیدار آئی۔ ایم۔ ڈی کی فوتیدگی پر ہمدردی کے خطوط لکھے۔ فرداً فرداً ان کا جواب دینا چونکہ مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سید سعید احمد بی۔ اے منیجر سنٹرل بنک کوہ مری

خطاب

جناب مولوی عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ڈی پی۔ آئی فار محمڈن ایجوکیشن آسام کو نوروز کے موقعہ پر گورنمنٹ کی طرف سے خانصاحب کا خطاب ملا ہے۔ حاجی محکم الدین کلکتہ

اعلانات نکاح

(۱) میاں عبدالمجید صاحب ابن بابو عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر کا نکاح نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت بابو محمد حسین صاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ دسمبر پڑھا ؛ خاکسار رحمت اللہ شاکر

(۲) مسماۃ فاطمہ بنت حکیم عطا محمد صاحب قادیان کا نکاح محمد اکرم ولد محمد رمضان صاحب ساکن لاہور سے بعوض آٹھ صد روپیہ مہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۲۵ دسمبر کو پڑھا ؛ خاکسار محمد حسین قادیان

(۳) میری لڑکی امۃ الحفیظ بیگم کا نکاح شریف احمد ولد چوہدری خیر الدین صاحب کھتووالی ضلع سیالکوٹ کیساتھ بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر سید نذیر حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گٹھیالیاں نے پڑھا۔ خاکسار محمد علی آف ڈیرہ غازیخاں

تبلیغی دورہ

سکرٹری صاحب انصار اللہ بھراب دبنگال) بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ڈھاکہ کے احمدی انصار اللہ کی ٹورسٹ پارٹی جو چوہدری منظفر الدین صاحب مبلغ وجنرل سکرٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ کی زیر قیادت پیدل تبلیغی دورہ کررہی ہے

مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(۱) سال چہارم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ کا عرصہ گزرچکا ہے کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرض کو ادا کردیا ہے

(۲) تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائیگا۔ سوائے ان ممالک کے جنکو مستثنےٰ کیا گیا ہے ؛

(۳) مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپکا صرف یہی فرض نہیں کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدہ سے اطلاع دیدیں۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں۔

(۴) تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جسقدر پہلے رقم ادا کرتا ہے۔ اُتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے۔ سوائے اس کے جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معذور رہے ؛

(۵) جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اُتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے ؛

(۶) بے شک یہ چندہ اختیاری ہے لیکن یاد رہے کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے ؛

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے ؛

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچادیں۔ اور اسے اس میں شریک ہونے کی تحریک کریں۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے ؛

(۹) خدا تعالےٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ اپنا ہاتھ قرار دے کہ وہ برکت کو پاگیا۔ اور رحمت کا وارث ہوگیا۔

(۱۰) تحریک جدید سال سوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ انکو بھی فوری ادائگی کیطرف توجہ کرنی چاہیئے

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ضرور میرے ساتھ خط وکتابت کریں۔ میں نہیں بعض ایسے کام بتاسکتا ہوں جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائیگا۔ اس آخر الذکر طور پر روپیہ انشاء اللہ ہر طرح سے محفوظ ہوگا۔ اور خاصہ نفع ساتھ لائیگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے ؛ فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ

فلسطین کیلئے ایک اور کمیشن کا تقرر

فلسطین کے مسلمانوں کے متعلق حکومت برطانیہ نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس کی وجہ سے تمام اسلامی دُنیا میں ایک عام ہیجان برپا ہے۔ جو روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔ اس بارے میں پچھلے دنوں برطانیہ کے وزیر نو آبادیات نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہُوئے کہا تھا۔ کہ تقسیم فلسطین کے متعلق جو فیصلہ کیا جاچکا ہے۔ گورنمنٹ اس پر دوبارہ غور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اس کی مخالفت کرنے والوں کے مقابلہ میں پوری طاقت اور قوت استعمال کی جائے گی۔ چنانچہ اس اعلان پر عمل کیا بھی گیا۔ اور کوشش کی گئی۔ کہ اہل فلسطین کو انتہائی تشدد کے ساتھ خاموش کرادیا جائے۔ لیکن یہ لوگ چونکہ اپنے ملکی اور مذہبی مفادات کی خاطر نہ صرف بڑی سے بڑی قربانی کرنے پر آمادہ و تیار ہیں۔ بلکہ عملی رنگ میں اس کا ثبوت بھی پیش کر رہے ہیں۔ اس لئے حکومت برطانیہ نے سابقہ کمیشن کے فیصلہ پر کم از کم دوبارہ غور کرنے کی ضرورت تو محسوس کرلی ہے۔ اور ایک اور شاہی کمیشن کے تقرر کے متعلق خاص اہتمام سے اعلان کرتے ہُوئے بتایا ہے۔ کہ تقسیم فلسطین کی سابقہ تجویز پر دوبارہ غور کیا جائے گا ؛

اس غور کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس کے متعلق قطعی طور پر تو کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن چونکہ حکومت برطانیہ کے اس وقت تک کے رویہ نے اہل فلسطین کے دلوں میں اس کے متعلق بہت کچھ شکوک و شبہات پیدا کر رکھے ہیں۔ علاوہ ازیں حال کے تشدد کی وجہ سے ان کے قلوب بے حد محزون و مجروح ہیں۔ اس لئے ان کا نئے کمیشن کے تقرر کے اعلان سے مطمئن ہو جانا ممکن نہیں۔ اور وُہ اس میں اپنے لئے خطرہ ہی پنہاں سمجھیں گے چنانچہ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اس کمیشن کے اعلان کے متعلق اعراب فلسطین کے ایک ممتاز قائد نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہم کمیشن بازی کو دفع الوقتی کا ڈھونگ سمجھتے ہیں۔ اور اس طریق سے حصُول انصاف کی کوئی امید نہیں رکھتے۔ کمیشن کے آنے پر کوئی عرب اس سے تعاون نہ کرے گا ؛

ایسی صورت میں جبکہ فلسطین کے عرب اپنے آپ کو زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا سمجھتے ہیں۔ اور وُہ بہت کچھ جانی اور مالی نقصانات اٹھانے کی وجہ سے اپنے آپ کو پہلے سے بھی زیادہ مشکلات میں گھرے ہوئے پاتے ہیں۔ ایک ایسا کمیشن مقرر کرکے جس کا سب سے بڑا کام تقسیم فلسطین کی سابقہ تجویز پر غور و خوض کرکے اسے قابلِ عمل بنانا ہے اور جس کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ اس کا کام کئی مہینوں تک جاری رہے گا۔ پھر لیگ کونسل سے اس کی منظوری حاصل کرنے میں اور مدت درکار ہوگی۔ یہ امید رکھنا کہ فلسطین کے عرب مطمئن ہوسکیں گے حد سے بڑھی ہُوئی خوش فہمی ہے۔ سابقہ تجربہ کی بنا پر وُہ اسی نتیجہ پر پہونچ سکتے تھے جس پر پہونچے ہیں۔ اور جس کا اعلان ہو چکا ہے۔ حکومت برطانیہ اگر خواہ مخواہ اس معاملہ کو کھٹائی میں ڈالنا اور اہل فلسطین پر اپنی قوت کا مظاہرہ جاری رکھنا ضروری سمجھتی ہے۔ تو بے شک اس قسم کے اعلانات کرتی رہے۔ لیکن اگر وُہ یہ چاہتی ہے۔ کہ فلسطین میں امن قائم ہو۔ تو اسے جلد سے جلد اس بارے میں مناسب کارروائی کرنی چاہیئے ؛

احرار ہندو اور سکھ

مسجد شہید گنج کے انہدام کے موقعہ پر جب مجلس اتحادِ ملت نے سول نافرمانی شروع کی ۔ تو تمام ہندو پریس نے یک زبان ہوکر اس کی سخت مخالفت کی اور خطرہ ظاہر کیا۔ کہ اس طرح پنجاب کا امن برباد ہو جائے گا۔ اور فرقہ وارانہ فسادات شروع ہو جائیں گے۔ لیکن عجیب بات ہے۔ کہ اب جبکہ احرار مسجد شہید گنج کے حصول کے نام سے سول نافرمانی کر رہے ہیں۔ ہندو اخبارات ان کی پیٹھ ٹھونک رہے اور ان کے جتھوں کے گرفتار ہونے۔ اور جتھوں کے لئے والنٹیرز کے بھرتی ہونے کی خبریں خاص اہتمام سے شائع کر رہے ہیں۔ یہ تو کہا نہیں جاسکتا۔ کہ اب شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کے مطالبہ کو ہندو درست سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور وُہ چاہتے ہیں۔ کہ مسجد مسلمانوں کو مل جائے۔ اس لئے لامحالہ یہی کہنا پڑے گا۔ کہ ہندو احرار کو اپنا آلہ کار بنا کر استعمال کر رہے۔ اور مسجد کے معاملہ کو اور زیادہ اُلجھن میں ڈال رہے ہیں۔ کیونکہ وُہ جانتے ہیں۔ کہ آج تک احرار نے جس طرف بھی رُخ کیا۔ اسی طرف انہیں ناکامی و نامرادی کا سامنا ہُوا۔ بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے سخت مشکلات پیدا کرنے کا باعث بن گئے۔ اب بھی یقیناً ایسا ہی ہوگا۔ اور ہو رہا ہے۔ سکھ مسجد شہید گنج کے متعلق احرار کی موجودہ شورش کی آڑ لے کر جس قسم کی کھلی کھلی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ وُہ دوسرے حالات میں قطعاً نہ دے سکتے تھے جبکہ مقدمہ ہائی کورٹ میں زیرِ سماعت ہے۔ اور اگر دیتے تو ضرور زیرِ مواخذہ آتے۔ غرض احرار نے اس بارے میں امکانات کو بہت مخدوش کر دیا ہے ؛

آریوں کی مُوجودہ نسل کی حالت

پچھلے دنوں جب پشاور کی عیدگاہ میں نمازِ عید کے وقت سرخ پوشوں نے کانگرسی جھنڈا لہرایا۔ تو آریوں نے بڑی خوشی منائی۔ اور ایک آریہ اخبار (آریہ ویر) نے تو یہاں تک لکھدیا۔ کہ :- "وہ وقت بھی آنے والا ہے۔ جب آپ کے خانہ خدا پر ویدک دھرم کا اوم کا جھنڈا نصب ہو کر رہے گا" اس پر ہم نے آریہ صاحبان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وُہ پیشگوئی یاد دلائی۔ جس میں یہ ذکر ہے کہ ایک صدی کے اندر اندر آریہ سماجی عقائد کا خاتمہ ہوجائے گا۔ اور اس کے درست ثابت ہونے کے متعلق لکھا۔ کہ اب ودوان آریہ آریہ سماجی عقائد کو ناقابلِ عمل قرار دے رہے۔ اور نوجوان عملی طور پر علیحدگی اختیار کرتے جارہے ہیں ؛

اس کے جواب میں "آریہ ویر" نے آرین تہذیب کا مظاہرہ کرتے ہوئے درشت کلامی کا تو پورا پورا مظاہرہ کیا۔ مگر ہماری پیش کردہ دلیل کو رد نہ کرسکا۔ اور رد کرنا بھی کیونکر جبکہ یہ نہایت مستحکم حقیقت ہے۔ چنانچہ اب اپنے ۳۱ دسمبر کے پرچہ میں اس نے خود لکھا ہے۔ کہ "آج آریہ سکولوں اور کالجوں اور گورو کلوں سے پڑھ کر جنیو۔ اور چوٹی ہین۔ ویدوں شاستروں اور دھرم کے وروdhi (منکر) کورے ناستک دہریہ نکل رہے ہیں"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ خانہ خدا پر اوم کا جھنڈا نصب کرنا تو الگ رہا۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ ... بمطابق یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے ؛

مسئلہ جہاد کی حقیقت

فی الحقیقت جہاد لسانی ہی اشرف ترین جہاد ہے

کوتاہ بین مخالفین کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے جہاد منسوخ کر دیا۔ حالانکہ یہ صریح جھوٹ ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک تو جہاد کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان کامل ہی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہم تو سمجھتے ہیں کہ اس وقت اسلام اور مسلمانوں کو جس قدر ضعف پہونچا ہے۔ اس کا باعث ہی یہ ہے۔ کہ جو جہاد ان کے لئے فرض کیا گیا۔ اس سے انہوں نے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ پس جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تنسیخ جہاد کا اعلان کیا۔ وہ جھوٹ کہتا اور افترا باندھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض مسلمانوں نے جہاد کا بالکل غلط مفہوم اپنے ذہن میں بٹھا رکھا ہے۔ وہ اسلام کے نام پر قتل اور خونریزی کرنے کا نام جہاد رکھتے ہیں۔ وہ ذاتی اغراض کی خاطر غیر مسلموں کی گردنیں اڑانے کو جہاد قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ اسلام نے سختی سے اس کی ممانعت کی ہے۔ اور اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جس نے مذہب کے نام پر قتل وغارت کرنے والوں کی سب سے زیادہ مذمت کی ہے اور دنیا کو آزادئ مذہب اور حریت ضمیر کا درس دے کر حقیقی امن وامان کی تعلیم دی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی قتل وغارت سے منع فرمایا ہے۔ اس وقت اس مسئلہ کے متعلق ہندوستان کے مسلمہ لیڈر اور عالم مولانا ابوالکلام آزاد کے خیالات و افکار پیش کئے جاتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ اعلیٰ پایہ کے اہل علم اور سنجیدہ لوگ کس صفائی کے ساتھ جہاد کے متعلق اس حقیقت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے جہاد کے غلط مفہوم کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ انکی تحریرات کا بڑا مقصد یہی تھا۔ کہ لوگوں کے دلوں سے جہاد کے غلط مفہوم کو مٹا کر اس کی جگہ حقیقت جہاد کو راسخ کیا جائے۔ چنانچہ وہ لفظ "جہاد" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"جہاد جہد سے نکلا ہے۔ جس کے معنی سعی، تعب، کوشش اور کسی کام کے کرنے میں بمقابلہ دشمن صعوبات کے اٹھانے کے ہیں۔ استفراغ الوسع فی مدافعۃ العدو ظاہراً وباطناً (مفردات راغب اصفہانی) دشمن کے حملہ کے دفاع میں اپنی پوری طاقت سے کوشش کرنا۔ خواہ وہ دشمن ظاہری حملہ آور ہو۔ جیسے اعداء حق وصداقت و حکام ظالم وجابر یا باطنی جیسے نفس ومظاہر شیطانیہ۔ پس اللہ تعالےٰ کی صداقت اور عدل کی راہ میں تکالیف وصعوبات کا اٹھانا انتہائی سعی وکوشش کرنا اور ایثار و فدویت سے کام لینا ظاہراً بھی اور باطناً بھی" جہاد مقدس واقدس "ہے۔ . . . .

جہاد کو محض قتال کے معنوں میں لینا ہمارے بعض متاخرین مصنفین کی غلطی اور یورپ کے معترضین کی سخت نادانی ہے۔ "جہاد" ایک لفظ عام ہے۔ اور خود قرآن کریم نے جہاد وقتال کے عموم وخصوص کے فرق کو بار بار نمایاں کیا ہے۔ نیز احادیث وآثار اس بارے میں بکثرت مروی۔ ہر وہ سعی وکوشش ہر وہ انتہائی جہد جو حق کے لئے ہو۔ عدل کے لئے ہو۔ انسانیت کے لئے ہو۔ صداقت وحقیقت کی خاطر ہو۔ نیکی کے قیام اور بدیوں کے استیصال کی راہ میں ہو۔ جو اللہ کی مرضی کے تابع اور جو شیطان رجیم کی آرزوؤں کے مخالف ہو۔ دراصل جہاد فی سبیل اللہ ہے"۔

(الہلال جلد سوم صہ ۲۳۷)

پھر فرماتے ہیں۔

"حقیقت جہاد کی طرح جہاد فی سبیل اللہ کے وسائل وذرائع بھی عام ہیں۔ اور ان کو صرف تلوار ہی کے قبضے کے اندر سمجھنا غلطی ہے۔ جہاد حق کی راہ میں سعی وکوشش ہے۔ خواہ وہ زبان سے خواہ مال سے خواہ تلوار فاتحانہ سے ہو۔ خواہ خون مظلومیت سے۔ خدا کی سچائی اور انسانی ظلم کے انسداد کی راہ میں اپنے قوے کا صرف کرنا کسی صورت اور کسی شکل میں ہو داخل معنی وحقیقت جہاد ہے۔ قرآن کریم میں ہر جگہ جاھدوا باموالکم وانفسکم آیا ہے۔ یعنی جہاد اپنے نفوس اور اپنے اموال کے ذریعہ کرو۔ نفوس کے جہاد میں ہر طرح کا ذریعہ جہاد آگیا۔ امام احمد ابوداؤد نسائی اور ابن حبان وغیرہم نے حضرت انس سے روائت کی ہے کہ جاھدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم۔ جہاد کرو اپنے مال سے اپنی جان سے اور بذریعہ اپنی زبان کے اس سے ثابت ہوا۔ کہ جہاد نہ صرف جان ومال بلکہ زبان سے بھی ہوتا ہے۔ فی الحقیقت جہاد لسانی اشرف ترین جہاد ہے اس سے مقصود ہے بذریعہ مواعظ وخطب اور بوسیلۂ تقریر وکلام کے لوگوں کو دعوت الٰہیہ دینا۔ ظلم وجبر شخصیت واستبداد کا رد اور قلع قمع کرنا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور وہ تمام اشاعت وتعالیم حقہ اور نشر واعلان حق وصداقت جو بذریعہ تقریر دل عام جلسوں اور مجالس مواعظ وخطب کے عمل میں آسکے"۔

(الہلال جلد سوم صفحہ ۲۳۷)

پھر فرماتے ہیں۔

"دنیا میں اصلاح کے بیج نے ہمیشہ سب سے پہلے جہاد لسانی ہی کی شاخ پیدا کی ہے۔ اور یہی پہلی اینٹ ہے جس پر بڑی بڑی عمارتیں بنی ہیں۔ اور بڑے بڑے شہر بسائے گئے ہیں۔ تمام انبیاء کرام اور رسل عظام جو اصلاح کی دعوت لے کر آئے۔ انہوں نے اپنے الٰہی کاروبار کو وعظ ہی سے شروع کیا۔ ہمیشہ وعظ ہی کرتے رہے۔ اور دنیا سے رخصت بھی ہوئے تو وعظ ہی کرتے ہوئے گویا اصلاح ودعوت ایک درخت ہے جس کا بیج بھی وعظ ہے۔ جس کے لئے پانی بھی وعظ ہے۔ اور آخر میں جس کا پھل بھی وعظ ہی ہوتا ہے"۔

(الہلال جلد سوم صہ ۲۳۹)

آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

"پھر سب سے آخر اسلام کی تحریک الٰہی کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالو۔ جو وعظ سے شروع ہوئی اور وعظ پر ہی ختم ہوئی۔ وہ اصلاح انسانیت کا آخری ظہور اکبر جس نے موسیٰ کی طرح حملہ نہیں کیا۔ اور مسیح سے زیادہ عرصہ تک صبر کیا۔ گو بدر کے کنارے اور اُحد کے دامن میں تلوار کا جواب تلوار سے دینے پر مجبور ہوا۔ تاہم اس کا اصلی حربہ وعظ ہی تھا۔ اس نے تورات کے حامل کی طرح قتال خونین نہیں کیا۔ بلکہ ہمیشہ جہاد لسانی ہی کو ہر جہاد پر مقدم رکھا نوح کی طرح اس پر پتھر پھینکے گئے۔ پر اس نے نوح کی طرح بددعائیں کیں اور یہ نہیں کہا۔ کہ رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا۔ کہ پروردگار ان کافروں میں سے کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑ۔ کہ روئے زمین پر آباد نظر آئے بلکہ کہا تو یہ کہا کہ رب اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ خدایا میری قوم کی ہدائت کر کیونکہ وہ نہیں جانتے خدا نے بھی اس کا سب سے بڑا وصف بتایا تو یہی بتایا کہ اس کی آیتیں پڑھتا۔ اور اس کیطرف سے اس کے بندوں کو تعلیم دیتا ہے۔

هوالذی بعث فی الامیین رسولاً منهم یتلوا علیهم ایاته و یزکیهم و یعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین (۲: ۶۲) پس زبان ہی کا جہاد وُہ اشرف واکمل جہاد ہے۔ جو حکم الٰہی کے ماتحت اس کے برگزیدہ رسُولوں کی اصلی سنت تمام مجاہدات حقہ کا بنیاد اولین وسیلہ وحید۔ اور انسانی نیکی و ہدایت کا اصلی سرچشمہ و منبع ہے۔" (الھلال جلد سوم صفحہ ۲۳۹)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:۔

"لهدمت صوامع و بیع و صلوات ومساجد یذکر فیها اسم الله کثیرا۔ اگر اللہ ایک قوم کے ہاتھوں دوسری جابر قوم کو نہ ہٹاتا رہتا۔ تو عبادت کدے منہدم ہوجاتے۔ اور وُہ مسجدیں گرادی جاتیں۔ جن کے اندر نہایت کثرت سے خدا کی عبادت اور اس کے نام کی تقدیس کی جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوُا۔ کہ مسلمان دُنیا میں صرف اس لئے آئے۔ کہ اللہ کے عبادت خانوں کی حفاظت کریں۔ اور ان کو انسانی ظلم و سرکشی کی شرارتوں سے بچائیں۔ ان کو ستر مرتبہ کہا گیا۔ کہ صبر کرو۔ اکہترویں مرتبہ تلوار کے مقابلہ میں تلوار اٹھانے کی اجازت دی۔ تو بتلا دیا۔ کہ یہ اجازت صرف اس لئے ہے۔ کہ ایسا نہ ہوتا۔ تو اللہ کی عبادت کے گھر ڈھا دیئے جاتے۔ اور مسجدیں منہدم کردی جاتیں۔ جن کے اندر نہایت کثرت سے اس کا ذکر ہوتا ہے"

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"یہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے جس کو قرآن کریم "جہاد فی سبیل اللہ" کے جامع و مانع لقب سے یاد کرتا ہے۔ اور اس کو قیامِ اسلام کا مقصد اصلی۔ اور مسلمانوں کے تمام اعمال و عبادات کا مبداءِ حقیقی قرار دیتا ہے"

جہاد لفظ جہد سے ہے۔ جس کے معنی محنت تعب مشقت اور کسی کام کے لئے سخت تکلیف برداشت کرنے کے ہیں پس جہاد کی تعریف یہ ہے:۔

استفراغ الوسع فی مدافعة العدو ظاهرا وباطناً (مفردات امام راغب اصفہانی) دُشمن کے حملے کی مدافعت میں اپنی پُوری طاقت اور قوت سے کوشش کرنا گو دُشمن ظاہری حملہ آور ہو۔ مثلاً اعدائے دین وملت۔ اور ان کا حرب وقتال یا باطنی جیسے نفس و مظاہر شیطان:۔

اسلام کا مقصدِ اصلی دُنیا میں قیامِ حق وصداقت اور دفع باطل و ضلالت ہے یعنی امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔ خواہ وُہ کسی صورت اور کسی شکل میں ہو۔ اور یہ ممکن نہیں۔ جب تک کہ ان تمام باطل پرستیوں اور گمراہیوں کو دور نہ کیا جائے جن کو حق کی ضد حقیقی یعنی قوتِ شیطانی مختلف مظاہر و اشکال میں ہمیشہ پیدا کرتی رہتی ہے۔ پس اس بناء پر ہر طرح کی انسانی گمراہیوں کے دُور کرنے کے لئے سعی کرنا۔ اور باطل وظلم کے مقابلے میں حق وعدل کا حامی و ناصر ہونا عین مقصدِ اسلام وعلتِ ظہُور رسالت وسببِ نزول شریعت ہے۔ اور اسی نصرتِ حق و دفع باطل کی سعی وکوشش کا نام اصطلاح قرآنی میں "جہاد فی سبیل اللہ" ہے۔ اس مطلب کو زیادہ واضح کرنے کے لئے یوں سمجھئے۔ کہ "امر بالمعروف" اسلام کا مقصد اصلی ہے۔ لیکن "امر بالمعروف" ہو نہیں سکتا۔ جب تک کہ نہی عن المنکر نہ کیا جائے۔ امر بالمعروف کے معنی ہیں۔ نیکی اور صداقت کی طرف بلانا۔ اور اس کا حکم دینا۔ اور نہی عن المنکر سے مقصود ہے۔ برائیوں اور گمراہیوں کو روکنا۔ لیکن نیکی اور صداقت تو برائیوں کے دُور ہونے ہی کا نام ہے اور روشنی کے معنی ہی یہی ہیں۔ کہ تاریکی نہ ہو۔ کپڑا صاف کیونکر رہ سکتا ہے۔ جبکہ آپ اسے سیاہ دھبوں سے نہ بچائیں گے؟ پس امر بالمعروف کے ساتھ نہی عن المنکر ناگزیر ہے۔ اور نہی عن المنکر ہی کا دوسرا نام "جہاد فی سبیل اللہ" ہے"

(الھلال جلد ۲ - صفحہ ۶۷)

"پس جہاد کے معنی یہ ہیں۔ کہ جب گمراہی کا ظہُور جنگ کے ہتھیاروں کی صورت میں ہو۔ تو پرستاران حق و امانت داران توحید کے ہاتھ میں بھی تیغ جہاد ہو۔ اور یہ دشمن ظاہری کے مقابلے میں مدافعت ہے۔ لیکن جہاں گمراہی کا ظہور نفس وشیطان کی پھیلائی ہُوئی باطل پرستی اور جہل وضلالت کے اعتقادات و اعمال اور اوہام و خیالات کی شکل میں ہو۔ تو وہاں مومن ومسلم کو "امر بالمعروف ونہی عن المنکر" کے اسلحہ کے ذریعے اپنی زبان اور قلم سے اس کے دفع و ابطال میں جہاد کرنا چاہیئے۔ اور یہ باطنی دُشمن کے مقابلے میں مدافعت ہے"

(الھلال جلد ۲ صفحہ ۶۷)

"یہی سبب ہے۔ کہ متعدد احادیث میں حکم جہاد کی تشریح کی گئی اور قلب و ضمیر کی ان تمام کوششوں کو جو نفس و شیطان کے مقابلے میں کی جائیں۔ جہاد سے تعبیر کیا گیا۔ مثلاً فرمایا جاهدوا اهواءکم کما تجاهدون اعداءکم (اپنی ہوائے نفس کے مقابلے میں ویسا ہی جہاد کرو۔ جیسا کہ ظاہری دُشمنوں کے مقابلے میں ہتھیاروں سے جہاد کرتے ہو) اور فی الحقیقت یہی جہادِ اکبر ہے۔ ایک دوسری حدیث میں جسے نسائی اور ابو داؤد نے حضرت انس سے روایت کیا ہے۔ زیادہ توضیح فرمائی۔ کہ جاهدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم (باطل پرستوں کے مقابلے میں اپنی جان اپنے مال۔ اور اپنی زبان کے ذریعہ جہاد کرو) یعنی فرض جہاد کبھی حرب وقتال کی صورت میں۔ کبھی اعلائے حق کے لئے مال لٹانے کی صورت میں۔ اور کبھی زبان سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے کی شکل میں انجام پاتا ہے:۔

اسلام امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لئے آیا۔ اور امر بالمعروف اور جہاد دونوں ایک ہی حکم کے دو نام ہیں پس ہر وُہ کوشش جو حق کے لئے ہو ہر وُہ صرفِ مال جو سچائی اور نیکی کی خاطر ہو۔ ہر وُہ محنت ومشقت جو صداقت کے نام پر ہو۔ ہر وُہ تکلیف ومصیبت جو اپنے جسم وجان پر راہ حق میں برداشت کی جائے۔ ہر وُہ قید خانے کی زنجیر۔ اور بیڑی جو اعلانِ حق کی وجہ سے پاؤں میں پڑے۔ ہر وُہ پھانسی کا تختہ جس پر جمالِ حق وصداقت کا عشق سے جا کر کھڑا کردے۔ غرضکہ ہر قربانی جو بذریعہ جان ومال اور زبان وقلم کی سچائی کی۔ اور حق کی راہ میں کی جائے۔ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ اور یعنے جہاد میں داخل۔ تم اپنا روپیہ اس کے نام پر لٹاؤ۔ اپنی گردنوں سے خون کا سیلاب بہاؤ۔ گردن کو طوق سے ہاتھوں کو ہتھکڑیوں سے پاؤں کو زنجیروں کے زیور سے حسنِ حق پرستی کا جلوہ گاہ بناؤ۔ زبان سے حق کا اعلان کرو۔ اور قلم کو توہین وتذلیل شیاطین ضلالت کے لئے وقف کردو۔ اس کو عزت دو جو حق کی عزت کرتا ہے۔ اور اس کو ذلیل کرو۔ جو حق کو ذلیل کرنا چاہتا ہے دُنیا کے رشتوں کو اللہ کے رشتہ پر ترجیح دو۔ اور سب سے کٹ جاؤ۔ تاکہ اس کے ہوسکو۔ حق کی خاطر دوست بنو۔ اور حق کی خاطر دشمن۔ نیکی کے آگے تمہاری گردن جھکی ہُوئی۔ لیکن بدی کے آگے بلند ومغرور ہو۔ ان تمام حالتوں میں سے کوئی بھی حالت ہو۔ درحقیقت جہاد فی سبیل اللہ۔ اور بمقام امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں داخل ہے۔ اور جس خوش نصیب کو تائید الٰہی اس کی توفیق دے وُہ مجاہد فی سبیل اللہ کے خطاب کا مستحق ہے"

(الھلال جلد ۲ - صفحہ ۳۸)

ان حوالجات میں مولانا ابوالکلام آزاد نے یہ حقیقت بے نقاب کی ہے۔ کہ جہاد کے متعلق مسلمانانِ عالم میں جو یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ کہ جہاد صرف یہی ہوتا ہے۔ کہ تلوار ہاتھ میں لے کر دشمنانِ اسلام کا سر کاٹ دیا جائے یہ محض باطل اور دور از صداقت ہے۔ جہاد کی کئی اقسام ہیں۔ جن میں سے اہم ترین یہ ہے۔ کہ اعلاءِ کلمة اللہ کے لئے لسانی خدمات سرانجام دی جائیں۔ یعنی تقریریں کی جائیں۔ وعظ کئے جائیں۔ لوگوں کو سمجھایا جائے۔ اور انہیں بُرے رستوں سے بچنے کی تلقین کی جائے۔ ہاں ایک قسم یہ بھی ہے۔ کہ جہاد بالسیف کیا جائے۔ مگر یہ جہاد خاص حالات میں ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے کئی شروط شریعت نے مقرر کی ہیں۔ اصل جہاد وہی ہے جو تبلیغ کے ذریعہ ہو۔

مستقبل قریب میں عالمگیر جنگ کا امکان

آج کل جنگ کا ہر جگہ چرچا ہو رہا ہے۔ اور یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ جنگ عظیم کی طرح ایک اور عالمگیر جنگ اٹل ہے ہسپانیہ کی خانہ جنگی جاپان کا چین پر حملہ روسی اشتراکیت کا بھوت۔ جرمنی آمریت کی انانیت۔ رومی تمکنت کا مظاہرہ اور برطانوی مدبرین کی قلابازیاں اس خیال کو حق الیقین تک پہونچانے کے لئے کافی ہیں۔ کہ جلد ہی دنیا پھر ایک بار جنگ کے ہیبت ناک شعلوں میں لپٹی ہوئی نظر آئے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مہذب ممالک ایک دوسرے سے دست و گریباں ہونے کے لئے تیار ہیں۔ دشمنی و کینہ ان کا مسلک ہوتا جا رہا ہے۔ اعتماد اور دیانت کا جنازہ اٹھ رہا ہے۔ آزادانہ تجارت میں رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ عالمگیر اخوت اور برداری کی جگہ ملکی تعصب اور کم نظری لے رہی ہے۔ جرمن نوآبادیات کے لئے بے قرار ہے۔ اٹلی کھوئی ہوئی رومی تمکنت اور جلال کے حصول کا متمنی ہے۔ جاپان اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کی کھپت کے لئے کوشاں ہے۔ اور ادھر روس دنیا کو اشتمالیت کے نظام میں جکڑنے کی سعی میں مشغول ہے۔

جنگی تیاریاں

۱۹۱۴ء میں جنگ کے حالات اتنے پیچیدہ نہیں تھے۔ جتنے اب ہو رہے ہیں اس وقت مغربی قومیں جنگ کی خطرناک تیاریوں میں اتنی منہمک نہ تھیں۔ اور جو کچھ بھی تھا۔ وہ اس وقت کا عشر عشیر بھی نہیں۔ جرمنی نے اپنی بری و بحری افواج پر علاوہ معمولی اخراجات کے دس کروڑ پونڈ صرف کیا۔ مگر پچھلے تین سالوں میں جرمنی فوجی استواری کے لئے اس سے تین گنا صرف کر چکا ہے۔ روس اس وقت اپنی فوج کے استحکام کے لئے فرانس سے قرضہ لے رہا تھا۔ مگر آج روس کی منظم فوج سوائے فرانس کے دنیا میں سب سے زیادہ ہے اور اس کی ہوائی طاقت تو بلا مبالغہ دنیا بھر میں بہترین تسلیم کی گئی ہے۔ فرانس اپنی فوج کو مضبوط تر کر رہا ہے۔ فوجی اخراجات کے لئے قرضے لے رہا ہے۔ اور اپنی سرحد پر ایسے قلعے تعمیر کر رہا ہے جن کو موجودہ زمانہ کی گولہ باری نقصان نہ پہونچا سکے۔ اٹلی میں جو شخص بھی بندوق اٹھانے کے قابل ہے۔ اس کو باقاعدہ فوجی تربیت دی جا رہی ہے۔ برطانیہ نے پنج سالہ سکیم کے ماتحت فوج و سامان حرب پر دو ارب پونڈ کی رقم خطیر صرف کرنے کا تہیہ کر لیا ہے گویا تمام قومیں جنگی تیاری میں کمال سرعت کے ساتھ مشغول ہیں۔ جہاں سستی کو گناہ اور غفلت کو مہلک تصور کیا جاتا ہے۔ آخر یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے۔ یہ تہذیب کے علمبردار دنیا کی تباہی و بربادی کے لئے کیوں اس قدر بے تاب ہیں۔ کیا صلح و آشتی کے سب راستے مسدود ہو گئے ہیں۔

دراصل یورپ روحانی بصیرت سے محروم ہے۔ اس کو معلوم نہیں۔ کہ اس کی تمام سیاسی بیماریوں کا علاج صرف اسلام کی تعلیم اور اس کے سیدھے سادے قوانین کی پابندی میں ہے۔ وہ سیاسی گتھیاں جنکو اہل یورپ برسوں کی ان تھک کوششوں کے باوجود سلجھانے سے قاصر ہے۔ آج سے صدیوں پیشتر اللہ تعالے قرآن کریم میں سلجھا چکا ہے۔ یہی شاہراہ امن ہے جس پر چل کر دنیا امن و امان کا مسکن بن سکتی ہے۔ اور یہ کرہ پرستول کی جہنم جنت میں تبدیل ہو سکتی ہے۔

لڑائی کے متعلق اسلامی حکم

اسلام کہتا ہے کہ خواہ مخواہ دنگا فساد نہ پھیلاؤ۔ اور لڑائی میں کبھی ابتدا نہ کرو۔ چنانچہ فرمایا۔ وقاتلوا فی سبیل اللّٰہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللّٰہ لا یحب المعتدین (ترجمہ) راہ خدا میں صرف ان سے لڑو۔ جو تم سے لڑتے ہیں۔ اور مت زیادتی کرو۔ بے شک اللہ تعالے زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ حکم ہے کہ جب تک کوئی ظلم نہ کرے ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ جنگ کا مقصد فتنہ و فساد کو دور کرنا ہے۔ نہ کہ امن و سکون کو برباد کرنا۔ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للّٰہ۔ فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظالمین۔ کتنے پیارے اصول ہیں۔ اور کیا صحیح راستہ ہے۔ پھر جنگ کے دوران میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایات آج لیگ آف نیشنز کے ہال میں زریں حروف سے لکھ کر لٹکانے کے قابل ہیں۔ فرمایا بچوں بوڑھوں۔ معذوروں اور مذہبی لوگوں کو لڑائی میں قتل نہ کرو۔ پھر ہدایت ہے۔ کہ پھلدار درختوں اور سرسبز کھیتوں کو برباد نہ کیا جائے عبادت گاہوں کا احترام ملحوظ رکھا جائے چہ جائیکہ شہر کے شہر برباد کئے جائیں۔

معاہدہ ورسائی

اس معاہدہ کے ٹانکے بخیئے ادھڑ چکے ہیں۔ جنگی تاوان اور قرضہ کا سوال داستان پارینہ ہو چکی ہے۔ رائن لینڈ میں جرمن افواج کے داخلے کا سوال بھی نہایت نازک تھا لیکن ہرہٹلر نے وہاں فوجی قبضہ جما کر اتحادیوں کو ساکت کر دیا ہے۔ اور اب کمال اطمینان سے اپنی انانیت کا نقارہ بجا رہا ہے۔ اگر فرانسیسی اور انگریز چاہتے۔ تو یہ لڑائی کے شروع کرنے کے لئے معقول وجہ تھی۔ مگر انہوں نے اس وقت چپ سادھنے میں ہی اپنی خیر سمجھی۔ اس طرح فرانسیسی اور جرمنی کی سرحد کا جھگڑا ختم ہوا۔

جرمنی اور پولینڈ کے تعلقات

جرمنی کے شمال مشرق میں پولینڈ ہے اس کے ساتھ جرمنی کا برتاؤ نرمی کا ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ نازی پارٹی کا اول ترین اصل جرمن قوم کا الحاق ہے۔ لیکن پولینڈ میں جرمنوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ اس لئے جرمنی کی اس سے بے فائدہ چھیڑ چھاڑ ایک مہنگا سودا تھا۔ دوم پولینڈ اور جرمنی دونو روس سے خوفزدہ ہیں۔ پولینڈ کا ملک روس اور جرمنی کے درمیان واقع ہے۔ اس لئے بجائے دشمنی کے ہٹلر نے اس سے دوستی میں ہی فائدہ سمجھا۔

جرمنی اور وسطی یورپین ریاستیں

وسط یورپ میں آسٹریا۔ باویریا زیکوسلوویکیا وغیرہ کئی ریاستیں ہیں جہاں آبادی کی اکثریت جرمن ہے۔ وہاں کی حکومتوں کے غیر اندیشانہ طرز عمل نے انہیں بجائے ہمدرد اور معاون بنانے کے ہمیشہ غیر مطمئن رکھا۔ اس وجہ سے وہاں نازی اصول کا خوب پروپیگنڈا ہوا۔ بوہیمیا کی نازی پارٹی تو علی الاعلان بجائے پریذیڈنٹ بینز کے ہرہٹلر کو اپنا مقتدا تسلیم کرتی ہے۔

آسٹریا میں نازی پارٹی زور پکڑ رہی ہے۔ غیر مطمئن اور مظلوم اشترا کی بھی جوق در جوق اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ جس سے چانسلر شوشنگ کے طوطے اڑے جا رہے ہیں۔ اور اس کو ہر لمحہ انقلاب کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ اٹلی اس کو مدد دینے سے معذور ہے۔ کیونکہ ہرہٹلر کی دوستی اس میں مانع ہے۔

اگر ان میں سے کسی ریاست میں بھی گڑبڑ شروع ہوئی تو جرمنی علی الاعلان نازیوں کی مدد کرے گا۔ اور نازی فتح کے بعد اگر یہ ریاستیں علیحدہ بھی رہیں۔ تو عملی طور پر جرمنی کا حصہ ہی ہوں گی۔ اس موقعہ پر اگر فرانس دخل انداز ہوا۔ تو لڑائی یقینی ہے۔ مگر اس میں اتنی جرأت کہاں۔ اگر فرانس بحیرۂ روم میں اپنی بندرگاہوں کی موجودگی میں رومی اور جرمن افواج کو ہسپانیہ پر چڑھائی کرتے دیکھ کر ٹس سے مس نہیں ہو سکتا۔ تو وہ بوہیمیا کا ر نقین کہاں لڑائی لڑنے جائے گا۔

اسی طرح روس کی روش بھی اس معاملہ میں خاموشی کی ہے۔ اس

کی زیادہ توجہ اس وقت مشرق بعید کی طرف ہے۔ جہاں جاپان بار بار للکار کر اُسے دعوت عمل دے رہا ہے۔ انگریزی حکومت بھی وسطی یورپ میں لڑائی کی زحمت گوارا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جہاں تک ممکن ہو وہ لڑائی سے باز ہی رہنا چاہتی ہے۔

قضیۂ ہسپانیہ

سپین سے جرمن فوجیں واپس بلائی جا رہی ہیں۔ کیونکہ جرمنی کو یہاں کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آتا۔ جنرل فرانکو کی فتح اٹلی کی فتح ہے۔ جو محض اٹلی کے بل بوتے پر جنگ کر رہا ہے۔ اس فتح پر مسولینی بحیرہ روم کو ایک خالص رومی جھیل میں تبدیل کرنے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ تمام مقامات اور بندرگاہیں جو فوجی نقطہ نظر سے اہم حیثیت رکھتی ہیں۔ ان پر اٹلی کا جھنڈا لہرائیگا۔ شمالی افریقہ میں پہلے ہی اس کا اقتدار ہے۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں کو مشرق اور افریقہ کے راستوں میں پھر وہی رکاوٹیں نظر آرہی ہیں۔ اور زمانہ وسطیٰ کی طرح یہ جگہ بھی ان کے لئے غیر محفوظ اور خطرناک ہوگئی ہے۔

ان خطرات کے پیش نظر انگریز اور فرانسیسی سمجھوتہ کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

دوسری طرف ہسپانوی حکومت کی فوجیں بھی مضبوط ہوتی جا رہی ہیں جاہل اور غیر تربیت یافتہ سپاہی روسی اور فرانسیسی ماہرین جنگ کی قیادت میں ٹریننگ لے رہے ہیں۔ اب یہ باغیوں کے لئے تر نوالہ نہیں رہے۔ ان کو فتح کرنے کے لئے مضبوط ترین فوجوں کے علاوہ وقت اور روپیہ درکار ہے۔ بے انتہا مال اور جان کے نقصان کا اندیشہ ہے۔

جرمنی اور روس کی چپقلش

یہ جھگڑا ابھی آئندہ جنگ کا پیش خیمہ سمجھا جاتا ہے۔ مگر اس معمولی سی چھیڑ چھاڑ کا عام جنگ میں تبدیل ہونے کا امکان نہیں ہے۔ روس اپنے فوجی استعمار میں منہمک ہے۔ ملک کی صنعتی۔ زراعتی اور تجارتی ترقی کے لئے سکیمیں تیار کر رہا ہے۔ سٹیلن کو خود اپنے ملک میں خانہ جنگی کا خطرہ ہے۔

پھر روس کی مغربی سرحد میں فوجی باربرداری اور آمد و رفت کے ذرائع بہت محدود ہیں۔ بلکہ ۱۹۱۴ء سے بھی زیادہ حالت خراب ہے۔ اس وقت ریلوے لائن جو اس نے تعمیر کی تھی۔ وہ اب پولینڈ کے قبضہ میں ہے۔ اور اس کے بعد اس سرحد کے استحکام کے لئے اس نے کوئی جدوجہد نہیں کی۔ ۱۹۲۰ء میں اس کی شکست کی وجہ صرف اس طرف ان ذرائع آمد و رفت کی قلت ہی تھی۔ اس لئے جب تک اسے خواہ مخواہ دق نہ کیا جائے۔ وہ لڑائی کے لئے آمادہ نہیں ہے۔ اُدھر جرمنی فوج کے ارباب حل و عقد بھی جنرل بسمارک کی پالیسی اختیار کر رہے ہیں۔ اور روس سے دشمنی کی بجائے دوستی کے خواہاں ہیں۔

روس اور جاپان

روس کی تمام تر توجہ مشرق میں جاپانی دفعیہ کے لئے فوجی ریلوے کی تعمیر وغیرہ کی طرف ہے۔ جس کی کمی کی وجہ سے اسے جاپانی جنگ میں ہزیمت اٹھانی پڑی تھی پچھلے چند سالوں میں کئی دفعہ جھگڑے ہوئے۔ مگر معاملہ بڑھنے نہیں پایا۔ کیونکہ جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے۔ روس لڑائی سے گریز کرتا ہے۔ اگر جاپان روس پر حملہ آور ہوا تو وہ دفعیہ کے لئے لڑے گا۔ ورنہ وہ نہ تو پہل کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور نہ حالات اس کی اجازت دیتے ہیں۔ جاپان بھی روس کی طرف سے مطمئن ہو کر چین کو فتح کرنے کی فکر میں ہے۔

غرض تمام قوتیں باوجود لڑائی سے بچنے کی خواہش رکھنے کے روز بروز ایسی الجھنوں میں پھنسی جا رہی ہیں جن کا نتیجہ یقیناً لڑائی ہے۔ مجھے حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

خاکسار۔ عبدالرحمٰن خان بی کام از نئی دہلی

قاہرہ میں تبلیغ احمدیت

اہل مصر اس بات کو تفاخر کے طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہم نے ہر طب و یابس میں یورپ کی پوری پوری تقلید کی ہے۔ اور مغربی تہذیب کو ہم نے عملی رنگ میں خوش آمدید کہا ہے۔ اور نہ صرف فخر بلکہ اپنی آئندہ ترقی اور ارتقاع کا راز ہی اسی تقلید میں مضمر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ جب تعلیم یافتہ طبقہ سے گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ اور ان کو اسلام کے احکام اور اس کی تعلیم پر عمل کی تلقین کی۔ تو یہ جواب ملا۔ کہ یہ روشنی کا زمانہ ہے۔ اور در مع الدھر کیفما دار کے مطابق زمانے کی رَو کے ساتھ چلنے میں ہی سلامتی ہے۔ لیکن جب انکو سمجھایا جاتا ہے۔ کہ آج کامیابی اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے میں ہے۔ اور کہ تمہارا یہ تقدم تمہیں فائدہ نہیں بلکہ نقصان پہنچا رہا ہے۔ جن باتوں میں تم کو فائدہ نظر آتا ہے وہ قوانین درحقیقت اسلام ہی سے اخذ کردہ ہیں۔ اور یہ تہذیب جسے آپ لوگ "مدینة الغربیة" کے نام سے موسوم کرتے ہیں فی الحقیقت مدینة الاسلام ہے۔

یہ بات جب دلائل کے ساتھ ان کو سمجھائی جاتی ہے۔ تو کہتے ہیں کہ ہم کیا کریں۔ ہماری بچپن سے ہی ایسی تربیت ہوئی ہے کہ ہم مجبور ہیں اور اب یہ امر بہت مشکل ہے۔ کہ اس تہذیب کی رَو کو روکا جائے۔ خصوصاً جبکہ حکومت بھی باوجود مسلم ہونے کے اسکی ممد ہو۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ کے مواقع ہر روز ملتے رہتے ہیں۔ ایک قہوہ خانہ میں ایک ترک کو تقریباً دو گھنٹے تبلیغ کی۔ وفات مسیح کے متعلق سن کر کہنے لگا۔ میں تب مانوں جبکہ کسی بڑے عالم کے سامنے یہ دلائل قوی ثابت ہوں۔ میں نے کہا میں تو یہاں کے علماء سے واقف نہیں۔ آپ ہی جس کو بڑا عالم سمجھتے ہیں۔ اس کے پاس مجھے لے چلیں۔ چنانچہ اگلے دن مجھے ازہر کے ایک معلم کے پاس لےگیا۔ لیکن اس شیخ سے ایک مجلس میں مولوی محمد سلیم صاحب گفتگو کر چکے تھے جس میں میں اور دیگر بعض احمدی بھی موجود تھے اور اس شیخ نے اقرار کیا تھا کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ انکو دوبارہ زندہ کر کے نازل کرے گا۔ میں نے بیٹھتے ہی اس ترک سے کہا اس سے تو ہم گفتگو کر چکے ہیں اور وہ وفاتِ مسیح کا قائل ہے۔ لیکن اس شیخ نے وہاں پر پھر حیات مسیح پر اصرار کیا۔ اور گفتگو کرنے سے بھی گریز کیا۔ جس کا ترک پر اچھا اثر ہوا اسی طرح اور بھی کئی ایک مواقع پر گفتگو کا موقع ملا۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ ایسے لوگ بہت کم ملتے ہیں۔ جو دینی باتوں پر مستقل طور پر کان دھرنا اور ایمان لانا ضروری سمجھتے ہوں۔ اکثر ایسے ملتے ہیں جو موقع پر ہر بات کو معقول اور سچا سمجھتے ہیں۔ لیکن جب انکو عملی طور پر اقرار کرنے کو کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ ہم مجبور ہیں۔ مغربی تہذیب نے ہم سے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو جو اسلام کی بنیاد ہے چھڑا دیا ہے تو ہم کسی اور کو کیا قبول کریں۔

عید سے چند روز پہلے مصر کے روزانہ اخبار "اہرام" میں قاہرہ کے جبل مقطم میں ایک زیارت گاہ کے متعلق بعض حالات پڑھے۔ یہ بھی کہ وہاں دس پندرہ البانی مسلمان ہمیشہ موجود رہتے ہیں۔ اور وہ ان میں سے بہت عالم ہیں۔ یہ زیارت گاہ ایک شخص عبداللہ مغاوری کی قبر ہے جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ بہت بڑے بزرگ تھے۔ اور آج سے چھ سو برس قبل اس جگہ فوت ہوئے یہ قبر پہاڑ کے نیچے ایک بہت لمبی غار میں ہے۔ جس کے ارد گرد ان کے خلفاء کی قبریں ہیں۔ اس وقت بھی ان کا ایک خلیفہ موجود ہے جس سے مصری مرد اور عورتیں بہت عقیدت رکھتی ہیں۔ عید کے دوسرے دن میں وہاں پہنچا۔ اندر داخل ہوتے ہی ایک لبانی نوجوان ملا جس کا نام سریان عمر عبدالفتاح ہے یہ نوجوان ازہر میں تعلیم حاصل کرتا ہے اس کے ہمراہ تمام مقامات خاصہ کے متعلق معلومات حاصل کئے۔

احقر محمد صدیق مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید مقیم قاہرہ۔ مصر

آریہ صاحبان کا اسلامی اصول کی طرف رجوع

آریہ سماج نے رونما ہوتے ہی یہ ادعا کیا تھا۔ کہ وہ اسلام کو مٹا کر دم لیگا اور مکہ پر اوم کا جھنڈا گاڑے گا۔ یہ اس وقت کی بات ہے۔ جب کہ آریہ سماج کے ہاتھ میں بہت سے اخبارات تھے۔ اسے کثرت پہ ناز تھا اور دولت اس کے قدم چوم رہی تھی۔ ان حالات کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ آریہ اگر سعادت مند ہوئے تو رب العالمین پر ایمان لے آئینگے اور اپنی مخلوقیت کا اقرار کر لیں گے۔ خداوند تعالےٰ کی قدرتوں پر پورے پورے ایمان کا اظہار تھا۔ اور آج ہم اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے علم دوست اور انصاف پسند اصحاب خدا تعالےٰ کی خالقیت پر ایمان لا رہے ہیں اور اس طرح اسلامی اصول کی سچائی کا اظہار کر رہے ہیں۔ آپ مندرجہ ذیل حوالہ جات پڑھیں اور دیکھیں کہ آریہ اسلام کے جن سدھانتوں پر اعتراض کیا کرتے تھے۔ وہی سدھانت اپنانے کے لئے مجبور ہو کر اعلان کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ذیل کے حوالجات سے ظاہر ہے

(۱)

اخبار آریہ گزٹ ۳۱ اگست ۱۹۳۱ء لکھتا ہے

خدا خالق ہے۔ تو سچ خدا ہی نے تجھے پیدا کیا ہے۔ اور ہزاروں نعمتیں بخشی ہیں۔ تمہیں اتنے پدارتھ دیئے ہیں۔ تیرے آرام و آسائش کے لئے اتنی اشیاء مہیا کی ہیں۔ تیرے کھانے پینے پہننے۔ سونے اور چلنے پھرنے کے لئے اتنے سامان بنائے ہیں۔ کیا تو انہیں کا شکریہ ادا کرتا ہے گویا آریہ سماجی اخبار خدا کی خالقیت اور اس کی بخشش کا اقرار کر کے تناسخ کا رد کر رہا ہے۔ کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ خداوند اعمال کے بدلے میں یا کوئی خوشی لے کر اشیاء مہیا کرے۔ اور پھر اس کا شکریہ ادا کیا جائے اور اس کی بخشش پہ خوشی کا اظہار کیا جائے۔

(۲)

لکھا ہے۔ "پریم وش ہوئی ہوئی ماں یہ نہیں سوچتی کہ بچہ کتنی دفعہ گر چکا ہے۔ اور کتنی دفعہ میں اسے اٹھا چکی ہوں۔ بچہ کا کام گرنا ہے۔ اور ماں کا کام ہے۔ اٹھانا بشرطیکہ بچہ بھی پریم بھری آواز سے رونا روتا ماں بلائے۔ پس انسان بوجہ انسانی کمزوری قدرتاً پاپ کرتا رہتا ہے اور پرماتما پریم وش ہو کر پاپ کشما (معاف) کرتے رہتے ہیں۔ بشرطیکہ پادل پرش ہر دفعہ پاپ کرنے کے بعد رو رو کر پرارتھنا کرے۔ (اخبار آریہ ویر ۲۵ اپریل ۱۹۳۱ء صہ ۹ / ۲ مئی)

(۳)

رب العالمین پر ایمان اور مخلوقیت کا اظہار:۔ آریہ وہ ہے جس کی نظروں میں ایشور۔ اس کے ستیہ گیان۔ اس کی عجیب وغریب قدرت۔ اور سرشٹی کے سنہ ترو ہا اور اس کے پیدا کردہ جیو جنتو۔ کیڑے کوڑے۔ پشو پکشی اور انسانوں کے لئے ایک برادری بھاؤ۔ اس کے سوائے کوئی دوسری چیز اہمیت نہیں رکھتی۔

اخبار آریہ ویر لاہور ۴ جون ۱۹۳۱ء

(۴)

"یہ کہنا کہ طلاق سے سوسائٹی درہم برہم ہو جائے گی۔ سراسر غلط ہے۔ اگر ہم نیوگ کو ہندؤوں میں رائج نہیں کر سکتے تو طلاق کا راستہ کھلا ہے۔ اس راستے کو کوئی نہیں بند کر سکے گا۔ اور ہم آریہ سماجیوں کا یہ فرض ہو جائے گا کہ ہم طلاق کی حمایت کریں۔

(آریہ گزٹ ۲۰ جون ۱۹۳۱ء)

(۵)

"ہمارے لیڈر ہندو گھرانوں میں پیدا ہوتے۔ اور ان کا نام بھی ان کا ہندو ہونا ظاہر کرتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ان کے دلوں میں ہندو دین کو نام کو بھی نہیں ہے۔ اور اسلامی سنسکار و اصول کشاں کشاں اپنی طرف کھینچ رہے ہیں"۔

(اخبار ہندو لاہور ۱۸ نومبر ۱۹۲۹ء)

"جس ہندو نے اسلام قبول کر لیا اس کو ہزار سہولتیں۔ جو مسلمان شدھ ہوئے ان کی حالت ناگفتہ بہ۔ گویا مسلمان ہونا مُردے سے زندہ ہونا اور شدھ ہونا زندگی سے ہمکنار موت"۔

(اخبار ہندو لاہور ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

(۶)

"اگر کوئی ایشور بھگت یہ برملا کہدے کہ اس کائنات کا مالک پرماتما ہے۔ اور ہر شے کا خالق مالک ہے۔ تو وہ بھی اپنی انسانیت و شرافت کا ثبوت دیتا ہے"

اخبار پرکاش لاہور ۱۲ فروری ۱۹۳۱ء

"آریہ لڑکیاں اور لڑکے مسلم بن گئے آپ کی حیرت کی حد نہ رہے گی جب آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ آریہ سماج کے قائم کردہ اناتھ آلیوں کے لڑکے مسلمان ہو گئے۔ اور اس سے بڑھ کر کنیا مہاودیالیہ کی کامیاب لڑکیاں مسلمان ہو گئیں۔ اور آریہ سماجیوں نے بھی پہلو بدلے"

(ہندو ۶/۵ ۱۹۳۳)

"اب بھی ہندو عورتیں ہندو سماج کے اندرونی ظلم سے تنگ آ کر مسلمان ہو رہی ہیں۔ اور کوئی طاقت اس لہر کو روک نہیں سکتی۔ جب تک بڑی عمر کی آپس کی شادی۔ طلاق اور بیوگان کی شادی کا رواج نہیں ہوتا"۔ (اخبار ہندو لاہور ۱۲ جون ۱۹۳۳ء) ناظرین ان حوالجات سے اندازہ لگائیں۔ کہ آریہ سماج کس طرح اسلامی اصول اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں اگر تمام احمدی اپنے فرض تبلیغ کو تندہی سے ادا کریں تو یقیناً [illegible]

خدمت اسلام کیلئے اپنے مالوں کو قربان کردو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو۔ اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو۔ جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا۔ میں اس کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا وہ شخص جو تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے۔ تو اس پر اپنے خاص فضلوں کی بارش نازل فرما۔ اور آفات و مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔ پس جو شخص اس تحریک میں حصہ لے گا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا سے بھی حصہ ملے گا۔ اور پھر میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہو جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں "مخلصین جماعت" اپنے مالوں کو اپنے امام کے حضور میں قربان کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر رہے ہیں۔ اور حضور کے ارشاد پر سال اول کے مقابل پر وعدوں میں شاندار اور قابل تعریف اضافہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں میں شامل ہو رہے ہیں۔ ابھی چند جماعتوں کے وعدے بہ حیثیت جماعت حضور کے پیش ہوئے ہیں۔ مگر جماعتوں کے خطوط اور بعض جماعتوں کی تاروں کی اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ فہرستیں مکمل ہو رہی ہیں۔ مگر جماعتوں کے کارکنان اور افراد کو چاہیئے۔ کہ جہاں تک جلد ممکن ہو۔ اپنے وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کریں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ختم قرآن پر شکرانہ

جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے اپنی لڑکی عطیہ بیگم کے قرآن ختم کرنے پر شکرانہ کے طور پر چار تھان کھدر اور پندرہ روپیہ نقد دار الشیوخ کے یتامی و مساکین کی دعوت کیلئے عنایت فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ ختم قرآن [illegible]

فلسطین کے متعلق برطانیہ کا نیا اعلان

ایک اور کمیشن کا تقرر اور تقسیم فلسطین پر مکرر غور

نئی دہلی ۵ رجنوری۔ فلسطین میں حکومت برطانیہ کی پالیسی کی وضاحت اور ایک ٹیکنیکل کمشن کے تقرر اور اس کے حیطۂ تحقیقات کے متعلق ایک وائٹ پیپر شائع کیا گیا ہے۔ جو حکومت برطانیہ کی طرف سے فلسطین کے برطانی ہائی کمشنر کے نام ایک مکتوب کی صورت میں ہے۔ یہ وائٹ پیپر آج انگلستان ہندوستان اور فلسطین تینوں ملکوں میں بیک وقت شائع کیا گیا ہے۔ فلسطین میں حکومت برطانیہ کی پالیسی کی توضیح کے طور پر اس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کی جو سفارش رائل کمشن نے کی تھی اس سے اگرچہ ملک معظم کی گورنمنٹ نے اظہار اتفاق کیا تھا۔ اور یہ رائے ظاہر کی تھی۔ کہ بحالات موجودہ مسئلہ فلسطین کا یہ بہترین حل ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ حکومت برطانیہ نے تقسیم فلسطین کی تجویز کو قطعی طور پر منظور کر لیا تھا۔ اور خاص کر رائل کمیشن کی اس سفارش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ کہ آخری چارہ کار کے طور پر عربوں کو زبردستی یہودی علاقے سے عربوں کے علاقے میں منتقل کر دیا جائے اس وائٹ پیپر کے رو سے جو نیا کمشن مقرر کیا گیا ہے۔ یہ تقسیم فلسطین کی تجویز کو جامۂ عمل پہنانے کے امکانات کی تفصیلات پر غور کرے گا

لنڈن ۵ رجنوری۔ فلسطین برطانوی پالیسی کے متعلق ایک قرطاس ابیض شائع کیا گیا ہے۔ جس میں ٹیکنیکل کمیشن کے فیصلہ طلب امور کی تشریح کی گئی ہے اس کمیشن کو فلسطین کی صورت حالات کا مزید جائزہ لینے کے لئے مقرر کیا جائیگا۔ کمیشن کا کام صرف حقائق معلوم کرنے تک محدود ہوگا۔ کمشن تجویز تقسیم کے عملی امکانات کی تفصیل پر بھی غور و خوض کرے گا۔

ہائی کمشنر کے نام مکتوب

مسٹر آرمسبائی گور نے وزیر مستعمرات نے ہائی کمشنر برطانیہ متعین فلسطین کے نام ایک مکتوب ارسال کیا ہے۔ جس میں کمشن کے فیصلہ طلب امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مکتوب کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

ملک معظم کی حکومت نے گزشتہ جولائی میں اپنی پالیسی کا اعلان کر کے ظاہر کیا تھا۔ کہ حکومت بالعموم رائل کمیشن کے دلائل اور اس کے معلوم کردہ حقائق سے متفق ہے۔ اس اعلان میں مذکور تھا۔ کہ حکومت کا خیال ہے۔ کہ فلسطین کو تین حصوں میں منقسم کرنے کی تجویز مسئلہ فلسطین کے لئے نہایت اچھا حل ہے۔

پبلک کے اعتراضات

چونکہ تقسیم کی سکیم (جس کا ذکر رپورٹ کے تیسرے حصے میں کیا گیا ہے) پبلک کے اعتراضات کا ہدف بنی ہوئی ہے۔ لہذا میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ حکومت نے اس تجویز کو قطعی طور پر منظور نہیں کر لیا۔ بالخصوص یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ حکومت نے رائل کمیشن کی اس سفارش کو منظور نہیں کیا۔ کہ آخری چارہ کار کی صورت میں عربوں کو یہودی علاقہ سے عرب علاقہ میں بالجبر منتقل کر دیا جائے۔

کمشن کے فیصلہ طلب امور

ملک معظم کی حکومت کا خیال ہے۔ کہ جنیوا میں بین الاقوامی مندوبین کی یہ تجویز بالکل صحیح ہے۔ کہ فلسطین کے حالات و کوائف کا مزید جائزہ لینا چاہئیے۔ تاکہ کوئی موزوں تجویز تیار ہو سکے۔ محض عام امور کے پیش نظر آخری فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا مزید غور و خوض اس گتھی کو سلجھانے کے لئے بے حد مفید ثابت ہوگا۔

جس وقت کوئی موزوں سکیم تیار ہو جائے گی اس وقت اس کے امکانات پر اچھی طرح غور کیا جا سکے گا۔

ایک اور کمیشن

آپ کو معلوم ہے۔ کہ ایک اور کمشن کو فلسطین بھیجنے کے لئے مقرر کیا جائے گا یہ کمشن بھی فلسطین کی قوموں سے مشورہ کرنے کے بعد حکومت برطانیہ کی خدمت میں رپورٹ پیش کرے گا۔ اور تقسیم کی تفصیلی تجویز پر اچھی طرح بحث کرے گا۔ یہ کمشن مجوزہ عرب اور یہود ریاستوں اور برطانوی انتدابی علاقہ کی سرحدات کی بھی سفارش کرے گا۔ نیز مالی اور اس سے متعلق دوسرے امور کی بھی تحقیق کرے گا۔ کیونکہ رائل کمشن نے اپنی رپورٹ میں اس امر کی بھی سفارش کی تھی۔ کہ مالی امور کی تحقیق کے لئے ایک کمشن مقرر ہونا چاہئیے۔

لیگ کونسل کی منظوری

وزیر مستعمرات نے کمشن کے فیصلہ طلب امور کی تشریح کرنے کے بعد مندرجہ ذیل امور کا اظہار کیا ہے۔ ٹیکنیکل کمشن کا کام کئی مہینوں تک جاری رہے گا۔ اور اگر کمیشن کی سفارشات کے بعد حکومت برطانیہ کو یقین ہو گیا۔ کہ تقسیم کی تجویز بلاشبہ منصفانہ اور قابل عمل ہے۔ تو اس صورت میں حکومت اس تجویز کو غور و خوض کے لئے لیگ کونسل میں پیش کرے گی۔ لیگ کونسل کی منظوری کے حصول کی صورت میں ایک اور مدت اس لئے درکار ہوگی۔ کہ متعلقہ علاقوں میں انتداب کے ماتحت حکومت کا نیا سسٹم قائم کیا جائے۔ اس کے بعد ضروری منظوری کے بعد معاہدات کے لئے گفت و شنید شروع ہوگی۔ تاکہ آزاد حکومتوں کا قیام عمل میں لایا جا سکے۔

جداگانہ انتداب

کمیشن کی رپورٹ کے پیش ہونے کے بعد حکومت کے لئے یہ بھی لازم ہوگا۔ کہ مستقل انتدابی کمشن کی اس سفارش پر غور کرے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ عربوں اور یہودیوں کے علاقوں میں عارضی طور پر جداگانہ انتدابوں کے ماتحت نظم و نسق قائم کیا جائے۔

مسٹر آرمسبائی گور نے مکتوب کے آخری حصہ میں اس امر کا اظہار بھی کر دیا ہے کہ حالات و کوائف کی نوعیت کے پیش نظر کچھ مدت کے لئے جو اقدام بھی کیا جا رہا ہے۔ آزمائشی حیثیت رکھتا ہے۔

کانگرسی علما کی حقیقت

مسٹر جناح کے ساتھ دہلی کے ایک جرنلسٹ زاہد القادری صاحب نے حال میں گفتگو کی جس کا خلاصہ روزنامہ خلافت بمبئی میں چھپ چکا ہے۔ اور اب معاصر "انقلاب" (۵ رجنوری) نے اس کا اقتباس دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

"پہلے یہ لوگ مسلم لیگ کی حمایت میں میری ہدایت کے مطابق کام کر رہے تھے۔ مجھے اپنے جلسوں میں لے جاتے تھے میرے لکھے ہوئے ریزولیوشن پاس کرتے تھے۔ ان میں سے بعض لوگوں کے خطوط میرے پاس موجود ہیں۔ ان لوگوں نے مجھ سے روپیہ طلب کیا۔ لیکن میں نے کہا کہ ابھی مسلم لیگ کے پاس کوئی مستقل سرمایہ نہیں ہے۔ آپ ذرا ایثار و قربانی سے کام لیجئے۔ وقت آئے گا کہ آپ کے مصارف ادا کر دئے جائیں گے۔ ان میں سے بعض میرے پاس بمبئی بھی آئے تھے۔ لیکن روپے کی طرف سے

چندہ توسیع مساجد اقصیٰ و مبارک

جن احباب سے چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال نے چندہ توسیع مساجد اقصیٰ و مبارک وصول کر کے بھیجا ہے۔ ان کے اسماء شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اگر کسی دوست کا چندہ رہ گیا ہو۔ تو وہ فوراً دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

دوسرے احباب جماعت سے بھی امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں گے۔

۱۔ چوہدری محمد بخش صاحب چک ۲۲ راوتیانی -/۱
۲۔ پیر عبد العلی صاحب قمر " " -/۲
۳۔ چوہدری سردار محمد صاحب " " -/۸/-
۴۔ میاں رحمت اللہ صاحب " " -/۸/-
۵۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب " " -/۱
۶۔ حکیم احمد سعید صاحب " " -/۱
۷۔ میاں افضل علی صاحب " -/۱
۸۔ بابو قمر الدین صاحب کینال اسسٹنٹ کمبر -/۵
۹۔ چوہدری محمد سعید صاحب رئیس پنجوڑہ اسٹیٹ -/۱۰
۱۰۔ چوہدری ابوالخیر سعید احمد صاحب " -/۵
۱۱۔ بابو ثناء اللہ صاحب " " -/۱
۱۲۔ دفعدار غلام محمد صاحب " " -/۲
۱۳۔ بابو غلام محمد صاحب " " -/۱
۱۴۔ منشی دین محمد صاحب " " -/۸/۱
۱۵۔ منشی محمد رفیع صاحب " " -/۸/-
۱۶۔ مولوی رحمت اللہ صاحب " " -/۸/-
۱۷۔ سید عبد الحق صاحب نواب شاہ سندھ -/۶/-
۱۸۔ میاں بشیر محمد صاحب " " -/۱
۱۹۔ میاں عبد الکریم صاحب " " -/۸/-
۲۰۔ میاں محمد مقیم صاحب ڈڈیرا باندی -/۵
۲۱۔ چوہدری محمد علی خانصاحب جمعدار پولیس محمود آباد فارم -/۱۰
۲۲۔ سیٹھ عزیز احمد صاحب محمود آباد فارم -/۲
۲۳۔ چوہدری نصیر احمد صاحب " -/۲
۲۴۔ میاں محمد یحل صاحب کمال ڈیرہ -/۱
۲۵۔ ماسٹر محمد پریل صاحب " ۱/۱/۹
۲۶۔ اہلیہ صاحبہ میاں نبی بخش صاحب کمال ڈیرہ ۱/۲/۳
۲۷۔ والدہ صاحبہ میاں عمر الدین صاحب کمال ڈیرہ -/۴/-
۲۸۔ مولوی محمد موہیل صاحب کمال ڈیرہ -/۲
۲۹۔ اہلیہ صاحبہ میاں کریم بخش صاحب " -/۲/-
۳۰۔ والدہ صاحبہ مولوی محمد موہیل صاحب کمال ڈیرہ -/۴/-
۳۱۔ میاں محمد شفیع صاحب کمال ڈیرہ -/۴/-
۳۲۔ میاں حسین بخش صاحب صوبو ڈیرہ ریاست خیرپور میرس -/۸/-
۳۳۔ میاں مقبول محمد صاحب صوبو ڈیرو ریاست خیرپور میرس -/۴/-
۳۴۔ ماسٹر غلام محمد صاحب صوبو ریاست خیرپور میرس -/۸/-
۳۵۔ میاں محمد بخش صاحب " " -/۲/-
۳۶۔ میاں محمد ابراہیم صاحب " -/۲/-

ناظر بیت المال

اہل قلم اصحاب سے گزارش

میں نے ایک رسالہ صلوٰۃ الادیان یا مذاہب عالم کے طریق عبادت شائع کیا تھا۔ جس میں مسلمانوں، ہندوؤں۔ سکھوں اور عیسائیوں کی عبادت کے طریق درج کئے گئے تھے۔ اب حصہ دوم میں یہودیوں۔ بدھوں۔ جینیوں۔ زرتشتیوں اور بہائیوں کے طریق عبادت درج کرنے کا ارادہ ہے۔ قارئین اخبار الفضل میں سے جو صاحب مختصر لیکن جامع مضمون ان پانچ مذاہب میں سے کسی کے متعلق لکھ کر بھیجیں گے ان کے نام سے مضمون شائع کر دیا جائے گا۔ اور کچھ رقم بطور ہدیہ یا انعام کے بھی دی جائے گی۔ امید ہے کہ واقف کار احباب ضرور ان مذاہب کی نمازیں یا طریق عبادت لکھ کر پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں گے۔ تاکہ مذاہب عالم کے طریق عبادت یکجا جمع کر کے حق پسند اصحاب کو موازنہ کرنے کا موقع دیا جائے۔ کہ صحیح اور آسان طریق عبادت کس مذہب کا ہے۔

خادم:۔ محمد ابراہیم احمدی مدرس ننکانہ صاحب

پنڈت جواہر لال کے جواب میں مسٹر محمد علی جناح کی تقریر

الہ آباد ۴ جنوری۔ محمد علی پارک میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے اردو اور انگریزی زبان میں تقریر کی تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ ہم ہندو راج کی غلامی اور اندھا دھند پیروی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہم آزاد ہندوستان میں اسلام کو آزاد دیکھنے کے متمنی ہیں۔ ہم مادر وطن کے قومی وقار کے لئے ہر وقت لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت حکومت اور جماعت ہمیں اس معاملہ میں دبا نہیں سکتی۔ میں اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کو جتنا دبایا جائے گا۔ وہ اتنی ہی سرعت سے آگے بڑھیں گے اور ابھریں گے تمام ہندوستان کے مسلمان بیدار ہو گئے ہیں۔ یہ بیداری ان کی تنظیم پر منتج ہوگی تنظیم اور ضبط ہی مسلمانوں کا کام ہونا چاہئیے۔

آپ نے مزید کہا کہ ہم کانگرس سے باعزت سمجھوتہ کرنے پر ہر وقت تیار ہیں لیکن اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتے کہ کوئی چیز ہم پر زبردستی ٹھونس دی جائے۔

آپ نے مسلمانوں سے پُرزور اپیل کی۔ کہ وہ مسلم لیگ کی تنظیم کا کام بند نہ کر دیں۔ خواہ کانگرس سے سمجھوتہ ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ بغیر قوت کے آپ کوئی ٹکٹ کانگرس سے منوا نہیں سکیں گے۔ معاہدہ پر عمل درآمد کرانے کی بہترین صورت یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو منظم کریں۔ تاکہ اگر معاہدہ ٹوٹ جائے۔ تو آپ اپنی تنظیم سے اس پر دوبارہ عمل کرا سکیں کیا تم اس وقت وائسرائے سے درخواست کرو گے کہ ہندوؤں نے معاہدہ توڑ دیا ہے۔ لہٰذا آپ مداخلت کریں۔ ملک میں اس وقت جو آگ مشتعل ہو چکی ہے۔ میں اس کو فرو کرنے کے لئے فائر بریگیڈ کو بلا رہا ہوں۔ مسلمانوں کو چاہئیے۔ کہ وہ فائر بریگیڈ کا کام دیں۔ اردو میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جدید دستور اساسی نے ہندوستان میں مسلمانوں کی پوزیشن کو بدل دیا ہے۔ اس دستور اساسی کے ذریعہ حکمرانی کی تمام طاقتیں اکثریت کے ہاتھ میں دیدی گئی ہیں یعنی ہندو برسر اقتدار آگئے ہیں۔ برسر اقتدار پارٹی کہہ رہی ہے کہ یہ مذہبی سوال نہیں۔ بلکہ سیاسی ہے۔ روٹی کا سوال ہے ایسی تقریروں کا مطلب صاف اور واضح ہے کہ مسلمانوں کو تقسیم کیا جائے اور حکومت کی جائے۔ آپ نے مسلمانوں کو انتباہ کیا۔ کہ اگر وہ مسلم لیگ کے جھنڈے تلے اکٹھے ہو کر اپنے آپ کو منظم نہ کر سکے۔ تو انہیں ہندوستان میں اچھوتوں اور غلاموں کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا جائے گا۔ میں چاہتا ہوں اسلامیان ہندوستان منظم ہو کر ہندوستان میں باوقار اور باعزت زندگی بسر کریں۔ ہم ہندو آزادی کے لئے ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کی آزادی کے لئے بھی لڑنا چاہتے ہیں۔

قابل توجہ موصیان

بعض موصی صاحبان وصیت تحریر کر کے دفتر میں بھیج دیتے ہیں۔ مگر چندہ شرط اول و اعلان وصایا ساتھ روانہ نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے ان کی وصایا دفتر میں معلق پڑی رہتی ہیں۔ وصیت کا جب تک چندہ شرط اول ادا نہ ہوا ہو دو اخباروں میں اعلان نہ ہو۔ نیز دو مخلص احمدی تصدیق نہ کریں۔ وصیت برائے منظوری مجلس میں پیش نہیں ہو سکتی۔

لہٰذا اس اعلان کو بغور پڑھ کر بہت جلد ایسے موصی صاحبان جنہوں نے ابھی تک چندہ شرط اول و اعلان وصایا ادا نہیں کیا۔ ادا کر دیں۔ ورنہ مجبوراً مطابق فیصلہ صدر انجمن ایسی وصایا داخل دفتر کر دی جائیں گی۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

قابل توجہ موصیان حصہ آمد

جن موصیوں کے ذمہ چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا ہوگا۔ ان کی وصایا منسوخی کے لئے مجلس کار پرداز میں پیش کر دی جائیں گی۔ لہٰذا بطور اطلاع اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ موصی صاحبان اس اعلان کو بغور پڑھ کر اپنا اپنا بقایا حصہ آمد ادا کر دیں۔ ورنہ ایسے تمام موصیوں کی وصایا جنہوں نے نہ تو ابھی تک دفتر ہذا سے مہلت لی ہو۔ اور نہ ہی بقایا ادا کیا ہو۔ منسوخ کی جائیں گی۔ جو وصایا منسوخ کی جائیں گی ان موصیوں کی دوبارہ وصایا نہیں لی جائیں گی۔ جب تک وہ اپنا سابقہ بقایا ادا نہ کریں۔ اور نہ ان کی ادا شدہ رقم واپس کی جائے گی۔ سوائے ان کے جو سلسلہ سے روگردان ہو جائیں۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

اعلیٰ قربانی کا نمونہ

جناب ملک عمر علی صاحب بی اے کھوکھر ملتان موصی غیر معمولی جائداد کے مالک ہیں کئی دیہات میں آپ کی زمین ہے۔ ملک صاحب نے پہلے وصیت ۱/۱۰ حصہ کی تھی۔ مگر اب مورخہ ۱۲/۱۲/۳۷ کو بجائے ۱/۱۰ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ملک صاحب کو اس اعلیٰ قربانی کے عوض بہت بڑا اجر دے۔ اور موصی صاحبان کو بھی ملک صاحب کے نمونہ پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کانگرس کی مجلس عاملہ نے کانگرسی وزارتوں کی کارگذاری کی تصدیق کرتے ہوئے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگرسی حکومتیں دفعہ ۱۲۴ (الف)، تعزیرات ہند کے ماتحت صرف ان لوگوں کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت دیں۔ جو تشدد کی تحریک کریں یا جن تقریروں میں کانگرسی وزارتوں پر مخالفانہ نکتہ چینی کی گئی ہو۔ ان کا نوٹس نہ لیا جائے۔

امرتسر ۵ جنوری۔ شیخ حسام الدین احراری کو ایک باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں لدھیانہ کی ایک عدالت سے جاری شدہ وارنٹوں کی بناء پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔

شنگھائی ۵ جنوری۔ جاپانیوں نے شنگھائی کی میونسپل کونسل کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ اگر کونسل شنگھائی عدخلاف جاپان عنصر کا استیصال کرنے سے قاصر رہی تو جاپانی فوجیں مجبور ہونگی۔ کہ وہ خود اس عنصر کو ختم کر دیں۔

لاہور ۵ جنوری۔ مختلف عدالتوں میں احراریوں کے مقدمات بغرض سماعت پیش ہوئے۔ دو رضاکاروں نے معافی مانگ لی۔ ۲۵ کو چھ چھ ماہ کے لئے پانصد روپیہ ضمانت حفظ امن داخل کرنے کا حکم دیا گیا۔ ضمانت داخل کرنے کے انکار پر وہ چھ چھ ماہ کے لئے جیل بھیج دئے گئے۔ جن دو رضاکاروں نے معافی حاصل کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ احرار کی تحریک سے بالکل ناواقف تھے ان کو دھوکا سے سرخ قمیص پہنا کر جتھے میں روانہ کر دیا گیا۔

لاہور ۵ جنوری۔ آج ڈی۔ اے دی کالج لاہور کے طلبا اور کالج کے چپڑاسیوں کے درمیان لڑائی ہو گئی جس کے نتیجہ میں تین طالب علموں اور ایک چپڑاسی کو ضربات آئیں۔ اور پرنسپل کے کمرہ کے شیشے ٹوٹ گئے۔ کچھ دیر بعد طلبا نے ایک جلسہ منعقد کر کے پروٹسٹ کیا۔ کہ پرنسپل نے چپڑاسیوں کو طلبا پر حملہ کرنے کا حکم دیا ہے نیز فیصلہ کیا۔ کہ جب تک پرنسپل کو علیحدہ نہ کیا جائے وہ ہڑتال جاری رکھیں گے۔

مدراس ۵ جنوری۔ آج لارڈ ونگڈن نے مدراس کے وزراء سے امتناع شراب اور فیڈریشن کے نفاذ کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ لارڈ ونگڈن نے فیڈریشن کے متعلق برطانی نقطۂ نگاہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ فیڈریشن کے نفاذ کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں

کلکتہ ۵ جنوری۔ پچھلے دنوں ضلع باقر گنج میں سخت طوفان آیا۔ جس سے پندرہ انسانی جانیں تلف ہو گئیں۔ حکومت بنگال نے ایک تازہ اعلان میں ظاہر کیا ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے اس ضلع کے زمینداروں کو مالی امداد کے طور پر ایک لاکھ چورانوے ہزار پانچ سو روپیہ قرض دیا جائے گا۔

بیت المقدس ۵ جنوری۔ حکومت برطانیہ نے فلسطین کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے جو نیا کمیشن جاری کیا ہے۔ اس کے متعلق ایک عرب رہنما نے کہا ہم کمیشن بازی کو محض تضیع اوقات خیال کرتے ہیں اور اس طریق سے حصول انصاف کی امید نہیں رکھتے۔ کوئی عرب کمیشن سے تعاون نہیں کرے گا۔

سنگاپور ۵ جنوری۔ فروری کے آخر میں سنگاپور میں بہت بڑی فوجی نمائش ہوگی۔ اس میں ۱۰ ہزار سپاہی حصہ لیں گے۔

لنڈن ۵ جنوری۔ وسط یورپ اور بلقانی ریاستیں ان دنوں غضب کی سردی کا شکار ہیں۔ ٹمپریچر صفر سے بھی ۲۵ ڈگری کم ہو گیا ہے، ہنگری کے تمام دریا سوائے ڈینیوب کے منجمد ہو گئے ہیں اور سڑکوں پر ۲ فٹ برف جمی ہوئی ہے۔ شمالی اطالیہ کی جھیلیں اور دریا بھی منجمد ہیں۔ ۲۹-۱۹۲۸ء سے لے کر اس وقت تک کبھی درجہ حرارت اس قدر کم نہیں ہوا۔ ۸ ہزار آدمی جرمنی کے بازاروں کو برف سے پاک کرنے کے لئے مصروف ہیں۔ فرانس میں بھی سخت سردی پڑ رہی ہے۔ زیکوسلاویکیہ بھی برف سے اٹا ہوا ہے۔ بھیڑیوں کے غول سردی کے مارے رومانیہ سے سرحد کی طرف بھاگ گئے ہیں۔

امرتسر ۵ جنوری۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۳ آنے سے ۳ روپے ۶ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۶ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۷ روپے ۸ آنے تک کپاس ۵ روپے روئی ۱۱ روپے ۴ آنے سونا ۳۵ روپے ۳ آنے ۶ پائی چاندی ۵۰ روپے ۸ آنے ہے۔

ماسکو ۵ جنوری۔ ۸ مقتدر سوویٹ لیڈروں کو جن کے خلاف آرمینیا کی حکومت کا تختہ الٹنے کا الزام تھا۔ سزائے موت دی گئی ہے۔

لنڈن ۵ جنوری۔ نیشنل کونسل آف لیبر کا ایک اجلاس جو حال میں لنڈن میں منعقد ہو گا۔ اس میں چین کی صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔ اجلاس کا اصل مقصد یہ ہے کہ انگلستان میں جاپانی مال کے مقاطعہ کی تحریک شروع کی جائے۔

لاہور ۵ جنوری۔ لاہور ہائیکورٹ میں مقدمہ مسجد شہید گنج کے اپیل کی دوبارہ سماعت ۱۰ جنوری کو شروع ہوگی۔ سر وزیر حسن سابق چیف جج اودھ ہائی کورٹ نے التوا کی درخواست کی تھی۔ مگر عدالت نے یہ درخواست مسترد کر دی ہے۔

پنڈھارپور (بذریعہ ڈاک) شولاپور ڈسٹرکٹ مہار کانفرنس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر امبیدکار نے کہا جب تک کانگرس میں سرمایہ داروں کا اقتدار ہے۔ ہمیں موجودہ حکومت سے کوئی توقع نہیں۔ کہ وہ ہماری اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کچھ کر سکتی اس لئے سرمایہ داروں کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے

مدراس ۵ جنوری۔ مدراس کا اخبار "ہندو" لکھتا ہے۔ کہ گورنمنٹ مدراس نے موجودہ حالات میں صوبجاتی اور ماتحت ملازموں کی تنخواہوں میں تخفیف کا خیال ترک کر دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ ملازموں کی طرف سے اس تجویز کی شدید مخالفت کی گئی تھی

کلکتہ ۵ جنوری۔ آج شام بیلی گھاٹ میں پولیس اور دودھ بیچنے والوں میں زبردست تصادم ہوا۔ جس کے نتیجہ میں تین کانسٹیبل مجروح ہوئے۔ مجروح کنسٹیبلوں کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے اور دو آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

الہ آباد ۵ جنوری۔ مسٹر محمد علی جناح آج کلکتہ سے الہ آباد پہنچے۔ انہوں نے نمائندہ پریس کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ مسلمان ہر وقت کانگرس سے باعزت سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن کانگرس سے معاہدہ کا مطلب یہ نہیں۔ کہ ہم اپنی تنظیم کو ختم کر دیں۔ بلکہ ہمیں زیادہ سرگرمی سے مسلم لیگ کو منظم بنانا چاہئے۔

بمبئی ۵ جنوری۔ جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے پریس کو مطلع کیا ہے کہ ہری پورہ اجلاس کی صدارت کے امیدواروں میں سے پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنا نام واپس لے لیا ہے۔

شنگھائی ۵ جنوری۔ پیکن سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جاپانی فوج نے شہر چیفو پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر حضرت کنفیوشس کا مولد ہے۔ وزیر مال جاپان نے قوم کے نام ایک اپیل شائع کی ہے۔ کہ جنگ طول کھینچتی جا رہی ہے اس میں کامیابی کی یہی صورت ہے کہ قوم کا ہر فرد ملک کی مدد کرے۔

لکھنؤ ۵ جنوری۔ مسٹر جوگیش چندر چیٹرجی سابق اسیر مقدمہ کاکوری کو آج جب ہسپتال سے ڈسچارج کیا گیا۔ تو انہیں ترمیم ضابطہ فوجداری بنگال کے ماتحت بنگال گورنمنٹ کی طرف سے حکم دیا گیا۔ کہ وہ صوبہ بنگال کی حدود میں داخل نہ ہوں۔

جموں ۵ جنوری بعض حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سر ابراہیم رحمت اللہ کو جو سرکزی اسمبلی میں قائم مقام صدر رہ چکے ہیں۔ ریاست جموں و کشمیر میں جیوڈیشنل منسٹر مقرر